فون نمبر ۲۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ہفتہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۸ش ۱۵ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۴ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ہلکا سا ضعف ابھی چل رہا ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۱۴ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

○ ربوہ ۱۴ تبلیغ - حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب لاہور سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد اس رائے کا اظہار کیا کہ عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے گزشتہ رات نیند نہیں آئی۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

○ لاہور ۱۳ تبلیغ - عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی حالت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ قوت گویائی ابھی تک بحال نہیں ہوئی علاج جاری ہے۔ احباب جماعت عزیز موصوف کی معجزانہ شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ پشاور (بذریعہ ڈاک) مکرم میاں محمود احمد خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور مطلع فرماتے ہیں کہ محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کا پچھلے دنوں مثانہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا۔ لیکن چونکہ محترم خان صاحب موصوف کو ذیابیطس کی بھی شکایت ہے۔ اس لئے طبیعت میں اتار چڑھاؤ کی کیفیت رہتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں آپ کی طبیعت کئی مرتبہ تشویشناک طور پر خراب ہوئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے پھر ٹھیک بھی ہوجاتی رہی۔ اب اگرچہ زخم بڑی حد تک تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہا ہے۔ لیکن ذیابیطس کی وجہ سے اتار چڑھاؤ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم خان صاحب موصوف کو اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۱۴ تبلیغ - یہاں دو روز مطلع ابر آلود رہنے کے بعد آج صبح دھوپ نکل آئی ہے تاہم فضا میں خنکی بدستور زیادہ ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو

وہ یہی ہیں کہ خدا کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کرو

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمدللہ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالےٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق رکھنے کے کیا معنی ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالےٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالےٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔" (الحکم ۱۶ راگست ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

محققین اور اسلامی اصول

باقی رہے محققین تو معاف کیا جائے اگر ہم یہ کہیں کہ ان محققین کا ایمان بھی نہ صرف رسم و عادت کے پردے میں دبا ہوا ہے بلکہ رسمی اسلامی علوم نے بھی "العلم حجاب الاکبر" کے مصداق ان کو حقیقت کو دیکھنے سے محروم کر رکھا ہے۔ ان میں اور مستشرقین میں جو اسلامی علوم میں بڑے ماہر ہیں۔ صرف یہ فرق ہے کہ مستشرقین کو عادۃً اور رسماً اسلام کی حقانیت پر ایمان نہیں۔ ان محققین میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اعلان کرتے ہیں کہ ہم آباؤ اجداد کی تقلید میں رسماً اور عادۃً اسلام پر ایمان نہیں لا رہے بلکہ سوچ سمجھ کر ایمان لا رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی درحقیقت اکثر اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ یہ لوگ بھی صرف زبانی اعلان ہی کرتے ہیں۔ ورنہ ان کی ذہنیت میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہوتا اور اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو رسمی علوم کی حد تک یا صرف اسلام کے ان اصولوں کی حد تک جن کو ہم بزعم خود اپنی عقل کے مطابق بہترین اصول سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلامی اصول استقرائی لحاظ سے بھی دوسرے قانونوں سے بہتر ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ مگر حقیقی ایمان کے لئے یہ بنیاد کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی اصولوں کو غیر مسلم بھی اب دانستہ یا نادانستہ اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً یو این او کے اصول ہیں جو اسلامی اصولوں سے بڑی حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔ چنانچہ تمام بنی نوع انسان کے بنیادی مساوی حقوق کا اصول جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ آج تمام اقوام کے دانشمند اس اصول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ گو اس پر عمل نہ کر سکتے ہوں۔

چونکہ اسلامی قوانین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ اس لئے جوں جوں انسان عقلیت میں ترقی کرتا ہے۔ اس پر اسلامی اصولوں کی خوبیاں بھی زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور دنیا اسلامی اصولوں کو اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ بغیر اس کے کہ وہ اسلام کو الٰہی ہدایت ماننے والی ہو اسلام کی حقانیت اور خدا و رسول پر ایمان لاتی ہو۔

اس طرح یہ کہنا کہ مسلمانوں میں محققین مغرب زدہ ذہنیت کا تدارک کر رہے ہیں۔ یہ ثابت نہیں کرتا کہ محققین اسلام کی حقانیت پر حقیقی ایمان پیدا کرنے میں کوئی مدد کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی دراصل اسلام پر رسمی ایمان رکھتے ہیں۔ اور صرف سرسری لحاظ سے ان لوگوں سے مختلف ہیں جو اسلامی اصولوں کو دانستہ یا نادانستہ طور سے عقلی استناد سے اختیار کر رہے ہیں۔

الغرض اس دہریت کے زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے جس امر کی اشد ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ سائنسی ذہنیت کے حامل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت بہم پہنچایا جائے۔ جس سے وہ انکار نہ کر سکیں۔ اور جس کی وہ تاویل کرنے سے عاجز ہوں۔ سو جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ایسا ثبوت خارق عادت امور سے ہی بہم پہنچایا جا سکتا ہے۔ جن کی ایک مثال پیشگوئیاں ہیں۔ جس کی کچھ تفصیل ہم گزشتہ اداریوں میں دے چکے ہیں۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر الٰہی کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

افضل الذکر

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمہ توحید ہے۔ یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھجوائیں۔

جو احباب کوئی امر مجلس شوریٰ میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اسے حسب قاعدہ اپنی مقامی مجلس میں پیش کر کے مقامی مجلس کی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء مطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش تک پہنچا دیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

تبلیغی دورے ـ پاکستانی ہائی کمشنر کی آمد ـ نئے ہسپتال کا افتتاح ـ تربیتی اجتماعات

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

تبلیغی دَورے

عرصہ زیرِ تبلیغ میں خاکسار کو ملک کے چاروں اطراف میں کئی تبلیغی دَورے کرنے کا موقع ملا۔ میرے ہمراہ ہمیشہ تین چار احمدی نوجوان بھی مصروفِ تبلیغ رہے۔ زیرِ تبلیغ احباب کو ان کے گھروں پر جا کر گفتگو کرنے کا موقع ملتا رہا اور جہاں جہاں ہماری جماعتیں ہیں، وہاں رات کے وقت درس القرآن دیتا رہا۔ میرے علاوہ دو مقامی مبلّغین بھی احمدی بچوں کو احمدیہ مدارس میں تعلیم دینے کے علاوہ اپنا سارا وقت تبلیغی دَوروں کے لئے وقف رکھتے رہے اور مرکزی پروگرام کے تحت ملک کے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں قریہ بہ قریہ جا کر تبلیغِ اسلام کرتے رہے ہندوؤں میں ہندی زبان کا لٹریچر پھیلانے کا موقع ملا اور عیسائیوں میں فرانسیسی زبان کا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض نئے مقامات پر بھی احمدی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور وہاں احمدیہ مراکز کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

عیسائیوں اور بہائیوں کے پراپیگنڈا کی تردید

۶۷ء کے بعد پھر ۶۸ء میں ایک بار تو عیسائیوں کے پراپیگنڈا کی تردید کا خوب موقع ملا جبکہ یہاں کے اہم عیسائی روزنامہ میں طرفین کی طرف سے خطوط چھپے ان خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے اہم اقتباسات شائع ہوئے اور کسرِ صلیب کا نظارہ لوگوں نے خوب دیکھا۔ بہائیوں نے بھی مختلف مقامات پر نمائش لگا کر تبلیغ شروع کر رکھی ہے ہمارے احمدی نوجوان بھی ان کی تلاش کر کے وہاں جا نکلتے ہیں مگر جونہی بہائیوں کو یہ پتہ لگتا ہے کہ ان سے بات کرنے والا احمدی ہے تو فوراً بات کرنے سے گریز کر جاتے ہیں اور وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے بات کرنا منع ہے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں شمال مشرقی علاقہ میں ایک اہم جلسہ "بہائیت کی تردید" میں کروایا گیا جس میں خاکسار کے علاوہ ہمارے مقامی مبلغ ابوبکر خاں صاحب نے بھی تقریر کی۔ سامعین جو ۵۰۰ کے قریب تھے نے متفقہ طور پر کہا کہ اب وہ بہائیوں کی باتوں میں نہ آئیں گے۔ ان کے مشنری ہمارے چھوٹے چھوٹے طلباء سے بھی بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

کی شان کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

ایک دلچسپ بحث

ہمارے خدام الاحمدیہ کے سیکرٹری تبلیغ بھائی غفور زوجی کو تبلیغ کا شوق ہے وہ اپنے ساتھی خدام کو لے کر اکثر تبلیغ کے لئے نکل جاتے ہیں۔ ایک موقع پر چند دوستوں نے تحقیقِ حق کی خاطر بعض مختلف چند فیہ مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے للکارا تو فوراً وہ میدان میں اُترے اور تین راتوں تک یہ بحث گھنٹوں جاری رہی اور سامعین پر خوب واضح ہو گیا کہ قرآنِ مجید کس کی تائید کرتا ہے۔

ماریشن وزراء غیر ممالک میں

آزادی کے بعد ہمارے وزیرِ اعظم کو لنڈن مشن کی طرف سے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا پھر نیویارک میں وزیرِ اعظم اور اقوامِ متحدہ میں ماریشن نمائندہ کو مکرم سید جواد علی صاحب نے اسلامی لٹریچر پیش فرمایا۔ اکرہ (غانا) میں مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے ہمارا بینک آف ماریشس کے گورنر کو اسلامی لٹریچر پیش فرمایا۔ پھر واشنگٹن میں ہمارے وزیرِ خزانہ اور گورنر آف بینک کو مشن نے خوش آمدید کہا اور ابھی حال ہی میں کراچی میں مکرم برادرم محمد اجمل صاحب ایم۔ اے نے ہمارے وزیرِ اطلاعات کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان سب کا ذکر یہاں آ کر یہ لوگ کرتے رہے اور جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر حیثیت کا اعتراف کرتے رہے۔ یہ فوٹو یہاں کے اخباروں میں بھی شائع ہوئے۔

پاکستانی ہائی کمشنر کی آمد

نومبر میں ہز ایکسیلنسی مرزا رشید احمد صاحب دار السلام سے بطور پاکستانی سفیر ماریشس تشریف لائے۔ اطلاع ملتے ہی مختلف دوستوں کو ٹیلیفون پر اطلاع دی اور ایرپورٹ پر شایانِ شان استقبال ہوا۔ ایک ہفتہ کے دوران میں ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا گیا۔ ان کے اعزاز میں ماریشس پاکستان کلچرل ایسوسی ایشن اور حبیب بینک کی طرف سے دعوتیں دی گئیں۔ انتظامات میں خاکسار نے بھی ہاتھ بٹایا اور یہ دعوتیں ہر لحاظ سے کامیاب رہیں۔ ماریشس اردو اکیڈمی کی طرف سے بھی ان کو جلسۂ عام میں welcome کیا گیا پھر مسلمانوں کے ایک عظیم جلسۂ عام سے بھی ان کو خطاب کرنے کا موقع ملا۔ ان دونوں مواقع پر بھی خاکسار کو اہم کام سرانجام دینے کا موقع ملا۔

نئے ہسپتال کا افتتاح

ہمارے ایک پاکستانی ڈاکٹر جلال الدین شجاع جو یہاں اہم عہدہ پر متمکن ہیں کی محنت کے نتیجہ میں جانوروں کے لئے ایک ہسپتال تعمیر ہوا ہے اس کے افتتاح کے لئے گورنر جنرل صاحب آئے اس موقع پر بھی خاکسار حاضر تھا اور کئی اہم لوگوں سے ملاقاتیں کرنے کا موقع ملا اور لنڈن سے آئے ہوئے ایک مہمان سے اسلامی تعلیم متعلقہ حفاظت مویشیاں پر گفتگو کرنے کا موقع ملا وہ R.S.P.C.A. کے نائب صدر ہیں ان کی غلط فہمی کو دُور کیا گیا کہ اسلام نے جانوروں پر ظلم روا رکھا ہے۔

تربیتی اجتماعات

(۱) ۶۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ۷ زونل اجتماعات کے بعد نومبر میں تیسرا مرکزی اجتماع دار السلام روزہل میں منعقد ہوا جو گزشتہ دو اجتماعات کی نسبت بے حد کامیاب رہا۔ خدام نے کئی اہم تربیتی پروگرام پیش کئے۔ اطفال نے بھی حصہ لیا نمازیں مع تہجّد باجماعت ادا ہوئیں۔ اوّل دوم آنے والوں کو انعامات بھی تقسیم ہوئے۔

(۲) لجنہ اماء اللہ کی ۸ ویں مرکزی سالانہ تقریب بھی نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہوئی جس کی تیاری سب برانچوں نے کی۔ دار السلام کا وسیع مرکز ان کے لئے چھوٹا ہو گیا دو گھنٹے ان کا تقریری پروگرام ہوا۔ پھر نمازوں کے بعد ناصرات کا پروگرام اس کے بعد ان کی صنعتی نمائش اور مینا بازار کا افتتاح ہوا۔ کھانے پینے کا سامان بھی تھا۔ ۵ بجے شام کو ان کی کل آمد -/۹۰۰ روپے سے زائد ہو گئی۔ الحمد للہ۔

خدام اور لجنہ کے اجتماعات کی پبلسٹی اخبارات اور ریڈیو پر ہوئی اور بعد میں رپورٹیں بھی مقامی پریس میں شائع ہوئیں۔

تعلیم القرآن کلاس

تیسری تعلیم القرآن کلاس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوئی۔ سورۃ الرحمان کا درس خاکسار دیتا رہا۔ قرآن مجید سے اہم مسائل پر تقاریر ہوئیں۔ سوال و جواب کے ذریعہ سے قرآن مجید پر عام معلومات کو وسعت دی گئی۔ مردوں کی کلاس نمازِ ظہر کے بعد اور عورتوں کی کلاس نمازِ ظہر سے قبل ہوتی رہی۔ آخر میں امتحان لیا گیا اور اوّل دوم رہنے والے مردوں اور عورتوں کو قرآن مجید بطور انعام دیئے گئے۔ اس کی افادیت کے پیشِ نظر زونل تعلیم القرآن کلاس کا پروگرام بھی ۶۹ء کے لئے بنایا گیا ہے۔

رمضان المبارک

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی جملہ احمدیہ مساجد و مراکز پہلے سے زیادہ مستعد ہو گئے اور لوکل اخبارات کے ذریعہ سے پروگرام کی تشہیر مفید ثابت ہوئی۔ نمازِ تراویح باجماعت کا انتظام جملہ مساجد میں تھا۔ نمازِ تراویح کے بعد

سورہ کہف کا درس ہوتا رہا۔ اور نمازِ فجر کے بعد حدیث کا درس۔ مرکزی مسجد میں جملہ ذمہ داری خاکسار کے کندھوں پر تھی۔ فدیہ فطرہ کی رقوم حاصل کرکے غرباء میں عید سے پہلے تقسیم کردی گئی تھیں۔

اعتکاف

اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فضل فرمایا ہے کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت دوگنی تعداد (۱۴) میں احباب نے مسجد دار السلام میں اعتکاف کی عبادت میں حصہ لیا ان میں دو تین بہنیں بھی شامل تھیں۔ ہماری تریولے کی مسجد میں بھی دو نوجوانوں نے اعتکاف کی برکات سے فائدہ حاصل کیا۔

عید الفطر

عید الفطر ۲۱ دسمبر کو منائی گئی۔ امسال ایک جگہ کی بجائے ۸ مراکز میں نمازِ عید ادا کی گئی جو کئی لحاظ سے مفید ثابت ہوئی۔ مرکزی مسجد روز ہل کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ خطبہ عید میں خاکسار نے رمضان کی برکات کو ملیا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آمدہ عید مبارک کا برقی پیغام سُنایا جس سے احباب بہت خوش ہوئے۔ دعا کے بعد مصافحے ہوئے۔ پھر خاکسار نے نئے احمدیوں کو دعوتِ طعام دی جن میں سابق ہندو اور عیسائی بھی تھے اور نسلی لحاظ سے تامل اور چینی بولنے والے لوگ بھی تھے۔ الحمد للہ۔

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج

ہمارے کالج نے دسمبر میں پہلا سال پُورا کیا اور سالانہ نتائج کے دن "یومِ والدین" منایا۔ کالج کے پرنسپل برادرم احمد حسن صاحب سوکیہ نے رپورٹ پیش کی سیکرٹری تعلیم مسٹر منصور امیر الدین صاحب نے بھی تقریر کی ہمارے پریذیڈنٹ مکرم برادرم محمد حنیف صاحب جواہر نے انعامات تقسیم کئے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں کالج کی لیبارٹری (کیمسٹری) کو مکمل کرنے کی توفیق خدا تعالےٰ نے دی۔ عمارت۔ فرنیچر۔ سامان و ادویات وغیرہ بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالےٰ نے پورا کرنے کی توفیق دی۔

احمدیہ لائبریری

لائبریری کے دو حصے ہیں ایک تو Lending کا حصہ ہے اور دوسرا فروخت کا۔ دونوں حصے باقاعدگی سے کام کرتے رہے ہیں دفتری امور اور ڈاک کا کام۔ زائرین سے ملاقاتیں۔ احمدی احباب سے مشورے اور وقارِ عمل کے کام بھی جاری رہے۔ مشن ہاؤس کی تعمیر کے علاوہ مسجد دار السلام روز ہل میں عورتوں کے حصہ کی تکمیل۔ مسجد مونتائیں بلانش میں منارۃ المسیح کی تعمیر۔ مسجد سینٹ پیئر میں عورتوں کے حصہ (ہال) کی تعمیر بھی اس عرصہ میں جاری رہی۔ جملہ انتظامی اور مالی امور کے علاوہ وقارِ عمل کے لئے بھی انتظام کیا جاتا رہا۔ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے ان کاموں کی توفیق دی۔

احمدیہ مدارس

اس وقت ہمارے آٹھ تعلیمی مدرسے بھی چل رہے ہیں جہاں بچے اور بچیاں سکول کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹے تک قرآن مجید۔ دینیات اور کچھ اردو کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تین سو سے زائد بچے ان مدرسوں میں پڑھتے ہیں۔ ۶۸ء میں ان کے سلیبس اور طریقہ تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے کئی ایک سیمینار کئے گئے۔ دسمبر میں سالانہ امتحانات لئے گئے۔ بہت سے اساتذہ نے بطور والنٹیرز ہماری مدد کی۔ پاس ہونے والوں کے لئے سرٹیفکیٹ چھپوایا گیا جو ہر سال دیا جایا کرے گا۔ اوّل۔ دوم آنے والوں کو انعامات دینے کے لئے "یومِ والدین" کی تقریبات جملہ مدارس میں منائی جارہی ہیں۔

متفرق امور

(۱) اس عرصہ میں تین خطباتِ نکاح خاکسار نے پڑھائے جن میں تفصیل سے اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور بدعات کو ترک کرنے پر زور دیا۔ سامعین میں غیر از جماعت لوگ اور ہندو بھی شامل تھے۔

(۲) دو بھائیوں کی وفات پر نمازِ جنازہ کے موقع پر تبلیغی مواقع بھی ملے۔

(۳) خطباتِ جمعہ اکثر حضور ایدہ اللہ کے الفضل سے سُناتا رہا اور مقامی ضروریات کے مطابق بھی احباب کو توجہ دلاتا رہا۔

(۴) مجلس عاملہ مرکزیہ۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے کئی اجلاسوں میں شامل ہوا۔

(۵) ڈاکٹر احسن مستن صاحب جن کو خاکسار نے ۶۱ء میں اعلےٰ تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھجوایا تھا۔ پاکستانی کلچرل سکالرشپ سے مستفید ہونے کے بعد ڈاکٹر بن کر وہ نومبر میں یہاں آئے۔ خاکسار نے وزیرِ صحت سے ملاقاتیں کیں اور اب ان کو ماریشن گورنمنٹ نے سرکاری پوسٹ دے دی ہے الحمد للہ۔ یہ پہلے ماریشن ہیں جو پاکستان سے ڈاکٹری پاس کرکے یہاں آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ ہمارے باقی چار طلباء جو پاکستان میں پڑھ رہے ہیں جلدی جلدی واپس پہنچ کر خدمتِ قوم میں مصروف ہوں۔

(۶) مقامی لائبریریوں کا سروے کیا کئی جگہ خود گیا اور اعلےٰ افسران سے ملاقاتیں کرکے ان کو اسلامی لٹریچر بھی عوام کو مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی جس کا نتیجہ اچھا ثابت ہو رہا ہے۔

(۷) لنڈن سے ماریشین احمدیوں کی آمد پر جماعت اور خدام کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہا گیا اور انہیں فرنچ زبان میں بھی تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

(۸) مقامی اخبارات میں ہماری جماعتی خبریں اکثر آتی رہیں اور مشن کا تذکرہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی ہوتا رہا۔

(۹) اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ میں کئی نئے بھائی ہمیں دیئے اللہ تعالےٰ سب کو استقامت بخشے۔

بالآخر دعا کی درخواست ہے کہ ہم تو کمزور اور عاجز انسان ہیں اور خطاؤں سے پُر۔ اللہ تعالےٰ ہماری مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے اپنی برکتوں سے نوازے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے وسیع دروازوں کو کھولے۔

آمین

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے لئے لجنات کے وعدہ جات

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ایک فہرست لجنات کی طرف سے بحیثیت مجموعی وعدہ جات کی الفضل میں شائع کی جا چکی ہے اس کے بعد بحیثیت مجموعی جن لجنات کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے وعدہ جات کی تفصیل بھجوانے کے لئے فارم چھپوائے ہیں تمام لجنات وہ فارم منگوا کر ان پر نام بنام وعدہ جات دفتر کو بھجوائیں تا ریکارڈ کیا جا سکے۔

۱۔ اضافہ وعدہ لجنہ کراچی	۱۰۰۰	۷۔ وعدہ لجنہ جڑانوالہ	۴۰۰
۲۔ اضافہ وعدہ لجنہ سرگودہا	۴۲۰	۸۔ " " جھنگ صدر	۵۹۱۴
۳۔ اضافہ وعدہ لجنہ اسلام آباد	۳۳۴۷	۹۔ " " خوشاب	۴۸۲
۴۔ وعدہ لجنہ حیدرآباد	۴۰۰۰	۱۰۔ " " کھاریاں	۱۸۴۴
۵۔ " " مردان	۲۰۰۰	۱۱۔ " " چک ۹ پنیار	۱۰۰۰
۶۔ " چک ۳۰/۱۱ ساہیوال	۵۰۰		

باقی لجنات جلد از جلد اپنے وعدہ جات تفصیلی بھجوائیں۔ اب تک لجنات کی طرف کُل دو لاکھ تیس ہزار کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں یاد رہے کہ تحریک پانچ لاکھ کی ہے۔

جملہ مربیان معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور انسپکٹران بیت المال کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ نظارت اصلاح وارشاد و نظارت بیت المال ماہ جنوری ۱۹۶۸ء میں آپ کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ "آپ جماعتوں کے دورہ کے وقت اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ جس جماعت میں بھی آپ تشریف لے جائیں اس جماعت سے یہ معلوم کرلیں کہ جماعت کے عہدیداران کے نئے سال کے انتخابات کروائے جا چکے ہیں یا نہیں۔ اگر عہدیداران کے انتخابات ابھی تک نہ کروائے گئے ہوں تو آپ ہر اس جماعت کے عہدیداران کے انتخابات حسبِ قواعد کروا کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔" ان چٹھیوں میں مختصراً ضروری قواعد و ضوابط متعلق انتخابات عہدیداران بھی آپ کی سہولت اور راہنمائی کے لئے درج کر دیئے گئے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس اہم امر کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی کیونکہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک بڑے حصہ جماعتوں کے انتخابات ہونے باقی ہیں۔ امید ہے آپ اس بارہ میں پوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر اعلیٰ)

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا ذکرِ خیر

(از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری)

(قسط نمبر ۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صاحبِ رؤیا کشف و الہام تھے اور آپ کو بہت سی مبشر سچی خوابیں آئیں جو کہ من و عن پوری ہوئیں۔

آپ اس سوز و گداز سے دعا کرتے تھے کہ آپ کی روح آستانۂ الوہیت پر پڑی رہتی تھی۔ میں نے خود راتوں کو آپ کو رو رو کر دعائیں کرتے سنا۔ اور جن جن مقامات پر آپ نے قیام کیا۔ وہاں کے احباب اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ ہمیشہ تڑپ تڑپ کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے عرصہ پہلے بتا دیا تھا کہ آپ کی عمر نوے سال کے قریب قریب ہو گی۔ آخری بیماری کے ایام میں جب ہم نے عرض کیا کہ آپ کی عمر ابھی نوے سے کم ہے۔ تو آپ نے جواباً فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسی سال کے قریب عمر بتلائی گئی تھی اور آپ ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے تھے اس لحاظ سے میری عمر بھی اگر نوے سال سے چند سال کم و بیش ہو۔ تو فرق نہیں پڑتا

آخری بیماری کے ایام کا ذکر ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۸ء کے آخری ہفتہ میں جب آپ کی تیمارداری اور نگہداشت کے لئے نرسیں مقرر تھیں ایک شام کو آپ کی طبیعت قدرے بہتر تھی آپ کو سہارا دے کر بٹھایا گیا اور ہم سب گھر کے افراد مل کر آپ کے کمرہ میں بیٹھ کر درثمین کلام محمود اور دوسرے نظمیں پڑھنے لگے درثمین میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی مریضوں کی شفایابی کے لئے بعض نظمیں درج ہیں وہ خصوصیت کے ساتھ پڑھ کر ہم سب دعائیں کرتے رہے۔ آپ ڈیڑھ دو گھنٹے تک بیٹھے ہوئے وہ منظوم کلام سنتے رہے اور آخر میں خود بھی اپنی ایک نظم پڑھی۔

آخر میں آپ نے نرس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

"تم نے دیکھا کہ میں اپنے پیچھے کیا چھوڑ چلا ہوں"۔

آپ کی مراد یہ تھی کہ میرے خاندان کے اکثر افراد بفضلہ تعالیٰ دیندار ہیں اور دعاؤں پر یقین رکھنے والے ہیں

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو عشق تھا۔ آپ زندگی بھر خود بھی اس عشق سے سرشار رہے اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی ہمیشہ یہی نصیحت فرماتے رہے کہ خواہ خدا تعالیٰ تمہیں کتنا ہی بڑھا دے۔ تم نے اس در کی غلامی کو نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خط میں مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

میں اپنے تئیں اس خاندان مقدس کا غلام تصور کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسی اعتقاد پر مجھے موت دے میرے پیارے آقا! حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کی خدمت کا موقعہ مل جانا ان کی زیارت کرنا۔ اگلی دنیا کی بھی عزت کا باعث ہے اور اس جہان میں بھی۔ میری تو ہمیشہ دعا ہے کہ میری اولاد قیامت تک حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کی غلام اور خادم رہے۔ مجھے ہر بادشاہی سے یہ غلامی اپنے اور اپنی اولاد کے لئے درکار ہے۔ میں ہر خدمت کے لئے تیار رہوں گا۔

آپ اپنی دعاؤں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے نام لے لے کر سب کے لئے فرداً فرداً دعائیں کرتے۔ اُن میں سے کسی کی بیماری کی اطلاع ملنے پر خود صدقہ کرتے اور دوسروں کو بھی ان کے لئے دعا کی تحریک کرتے اور جب کسی کا خط دعا کے لئے موصول ہوتا تو اس پر فخر کرتے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی اولاد سے تو خاص عقیدت اور محبت تھی۔ خاندان کے تمام افراد کی عزت و تکریم کرتے

مرکز سے وابستگی

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے اور آپ کی ذات بابرکات سے فیوض حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس برس کا لمبا موقعہ عطا فرمایا۔ آپ مختلف موقعوں پر قادیان جا کر قیام کرتے اور حضور علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت سے فیض یاب ہوتے تھے آپ کو حضور علیہ السلام کے پاؤں دبانے کا بھی شرف حاصل تھا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں آپ ہمیشہ رخصت لے کر قادیان میں جا کر لمبا عرصہ قیام کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کے درس جو حضرت خلیفہ اولؓ دیتے۔ اُن میں شمولیت کی۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو قرآن کریم کا درس دیا۔ اس میں بھی آپ شامل ہوتے

خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت

آپ کو خدا تعالیٰ نے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی اس رنگ میں توفیق بخشی کہ چونکہ آپ لمبے عرصہ تک سکھ رؤسا کی جائداد اور باغات کے منیجر اور نگران رہے تھے۔ اسلئے آپ کے تجربہ اور قابلیت کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظرِ انتخاب آپ پر پڑی اور حضورؓ نے ۱۹۳۵ء میں سندھ میں زمینیں خرید کر آپ کو ناصر آباد اسٹیٹ کا سب سے پہلا مینیجر مقرر فرمایا۔ اور بفضلہ تعالیٰ آپ نے ناصر آباد اسٹیٹ کو آباد کیا اُس وقت اس علاقہ کا نام ویرانہ تھا ذرائع آمدورفت بہت محدود تھے اور نہ رہائش کے لئے مکان تھے نہ پینے کو پانی اور نہ ہی ضروریات زندگی کی کوئی چیز میسر ہوتی تھی۔ زہریلے سانپ اور قسم قسم کے زہریلے جانور پائے جاتے تھے۔ زمینیں ناہموار اور جھاڑیوں سے بھرپور تھیں الغرض قسم قسم کی مشکلات تھیں لوگوں کی زبان سے ناواقفیت۔ تہذیب و تمدن کا نمایاں فرق۔ تو تنہا سالہا سال تک آپ ان نامساعد حالات میں بغیر کسی تکلیف کے اظہار کے خدمت بجا لاتے رہے، بلکہ عرض کر دیا کہ میں کوئی تنخواہ بھی نہیں لوں گا۔ لیکن حضورؓ نے جواباً فرمایا کہ آپ کو بچوں کے لئے تو ضرور خرچ لینا چاہیئے۔ چنانچہ حضور نے چالیس روپے ماہوار مقرر فرمائے۔ اس رقم میں سے آپ نصف یا اس سے کچھ زائد رقم ہمیں قادیان ہمارے تعلیمی اخراجات کے لئے بھجوا دیتے۔ اور چندہ جات ادا کر کے بقایا رقم سے اور کچھ راشن سبزی سے جو اسٹیٹ کی طرف سے ملتے تھے نہایت سادگی سے گذراوقات کرتے تھے ۱۹۴۷ء تک آپ سندھ میں خدمت بجا لاتے رہے اور بعد ازاں میری درخواست اور خواہش پر کہ اب آپ محنت و مشقت برداشت نہیں کر سکتے آپ حضور سے اجازت لے کر پنجاب تشریف لے آئے اور کئی سال کوئٹہ میں قیام کیا اور کچھ عرصہ گھوٹکی (سندھ) میں عزیزم داؤد احمد گلزار کے پاس بھی قیام فرمایا ستمبر ۵۲ء میں حضورؓ نے پھر آپ کو سندھ میں عارضی طور پر کام کرنے کے لئے بلوا لیا اور کچھ ماہ تک آپ وہاں خدمت انجام دیتے رہے

قیام ربوہ

۱۹۵۲ء میں آپ نے ربوہ میں آکر قیام فرمایا اور محلہ دارالصدر غربی میں میری کوٹھی تعمیر کرائی۔ چونکہ محلہ میں مسجد نہ تھی اس لئے محلہ کے دوست آپ کے مکان پر نمازیں ادا کرتے آپ انہیں نمازیں پڑھاتے درس دیتے اور مختلف مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے پاکیزہ حالات سناتے لوگوں کو نصائح فرماتے۔ خلافت سے وابستگی کی تلقین فرماتے۔ دینی کاموں میں حصہ لینے کی تاکید فرماتے۔ اس کے بعد آپ نے محلہ میں مسجد تعمیر کرانے کا عزم کر لیا۔ چنانچہ ایک کچی مسجد تعمیر کرائی گئی۔ لیکن اُس پر بھی آپ مطمئن نہ ہوئے۔ اور پختہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوئٹہ کراچی اور دیگر مقامات سے چندہ حاصل کر کے مسجد تعمیر کرائی۔ آپ کی خواہش تھی کہ مسجد سے ملحقہ زمین میں ٹیوب ویل لگ جاوے اور باغیچہ بن جاوے اور یہ بہت ہی خوشنما اور عالیشان مسجد ہو۔ خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد آپ نے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ مسجد کا نام تجویز فرما دیویں۔ چنانچہ حضور پُرنور نے والد صاحب کی اُس خواب کی بناء پر جس میں حضور کا نام "محمد اقبال" دکھایا گیا تھا مسجد کا نام "مسجد اقبال" تجویز فرمایا۔ چنانچہ الفضل میں اس کا اعلان کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان نیز سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۲۷

میں محمد سرور ولد نبی احمد صاحب پہلوان قوم راجپوت پہلوان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تقریباً۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد سرور ولد چوہدری نبی احمد صاحب پہلوان پنڈی بھاگو۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- حبیب اللہ خان ز تا پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۱۹۴۲۹

میں لطیف احمد باجوہ ولد شریف احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- لطیف احمد باجوہ ولد شریف احمد صاحب چک ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد :- شریف احمد باجوہ والد موصی چک ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد :- فضل الدین بقلم خود چک ۲۰۸ ج ب ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۴۳۰

میں ناصرہ باجوہ بنت شریف احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :- ناصرہ باجوہ چک ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد :- شریف احمد باجوہ والد موصیہ

گواہ شد :- فضل الدین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۱۰۸ ج ب ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۴۳۱

میں نزہت باجوہ بنت شریف احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی بعمر ۱۵ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :- نزہت باجوہ چک ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد :- شریف احمد باجوہ والد موصیہ چک ۱۰۵ ج ب

گواہ شد :- فضل الدین سیکرٹری مال چک ۱۰۸ ج ب ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۴۳۲

میں رشدہ باجوہ بنت شریف احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۰ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس وقت کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :- رشدہ باجوہ چک ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور ۱۱-۲-۶۲

گواہ شد :- شریف احمد باجوہ ۱۱/۲/۶۲ والد موصیہ۔

گواہ شد :- فضل دین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ۔ چک ۱۰۸ ج ب ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۴۳۳

:- بی اللہ رکھی بیوہ دین محمد صاحب مرحوم قوم لہ اول اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی مالیتی = ۱۴۰ روپے

۲- نقد = ۲۳ روپے

۳- حق مہر -/۳۲ روپے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا اللہ رکھی مکان نمبر ۱۲ گلی نمبر ۷ پیپل والی۔ محلہ رائے والا۔ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد - محمد شریف ایم اے پسر اللہ رکھی موصیہ

گواہ شد :- بشیر احمد صراف سیکرٹری مال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۴۳۴

میں حافظ شاہ محمد ولد صالح محمد صاحب قوم اعوان پیشہ معلم عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن جھنگڑ حاکم دار الامن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد : حافظ شاہ محمد جھنگڑ حاکم وال ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد : سلطان احمد موصی نمبر ۲۷۶۶ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد : فضل محمد جھنگڑ حاکم وال ضلع شیخوپورہ

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے وعدہ جات

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر صاحبہ مدظلہا العالی)

قسط نمبر ۲

۳۸	صفیہ بیگم شاہ نواز چک نمبر ۹ شمالی سرگودھا	۲۰۰ روپے
۳۹	امۃ الجمیل اہلیہ ملک جلال الدین سیالکوٹ	۲۵۰ روپے
۴۰	نصرت راشدہ صاحبہ "	۳۰۰ روپے
۴۱	آمنہ یعقوب صاحبہ "	۲۰۰ روپے
۴۲	آمنہ بی بی شمس الدین "	۲۰۰ روپے
۴۳	بیگم خواجہ عبدالرحمن صاحب "	۲۰۰ روپے
۴۴	اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب ہمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۲۰۰ روپے
۴۵	زینب والدہ صاحبہ " "	۱۰۰ روپے
۴۶	نسیم اختر بنت چوہدری سردار احمد صاحب سعد اللہ پور	۲۰۰ روپے
۴۷	حلیمہ بی بی اہلیہ محمد اشرف کھاریاں	۴۸۰ روپے
۴۸	نرگس اہلیہ نسیم احمد کھاریاں	۲۴۰ روپے
۴۹	اہلیہ میر نصر اللہ صاحب شیخ پور ضلع گجرات	۴۰۰ روپے
۵۰	اہلیہ میجر زین العابدین کھاریاں	۲۵۰ روپے
۵۱	عزیزہ بیگم شیخ خلیل الرحمن جہلم	۲۰۰ روپے
۵۲	بیگم جنرل عبدالعلی ملک "	۳۰۰ روپے
۵۳	نعیمہ اہلیہ سید یحییٰ خضر صاحب "	۳۰۰ روپے
۵۴	حمیدہ بیگم سول سیکٹر ضلع جہلم	۲۵۰ روپے
۵۵	منور سلطانہ بیگم مبارک ارشاد جہلم	۴۰۰ روپے
۵۶	بیگم احسن محمود چکوال ضلع جہلم	۲۰۰ روپے
۵۷	صادقہ بیگم رائے محمد صاحب راولپنڈی	۲۰۰ روپے
۵۸	قدسیہ سعادت اسلام آباد	۲۰۰ روپے
۵۹	مسز انجمن آراء بیگ گھوڑا گلی	۴۰۰ روپے
۶۰	عزیزہ بی بی دختر بابا خدا بخش درکھانہ ملتان	۲۰۰ روپے
۶۱	امۃ الرشید ناہید ملتان	۲۰۰ روپے
۶۲	مسز ارباب اکبر "	۲۰۰ روپے
۶۳	عزیزہ فاطمہ بیگم ماسٹر سعید احمد خان شادن لنڈ	۲۴۰ روپے
۶۴	سعیدہ بیگم ڈاکٹر حفیظ اللہ خان "	۲۵۰ روپے
۶۵	امۃ الشافی بیگم محمد ہاشم مرحوم مردان	۳۰۰ روپے
۶۶	صوفیہ بیگم میاں حسام الدین مردان	۲۵۰ روپے
۶۷	زینب بی بی بازید خیل پشاور	۲۰۰ روپے
۶۸	اہلیہ مولوی عرفان صاحب مانسہرہ	۲۰۰ روپے
۶۹	بیگم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب حیدرآباد	۲۰۰ روپے
۷۰	لالی خاتون صاحبہ انور آباد	۳۰۰ روپے
۷۱	امۃ المجید اہلیہ شیخ عبدالرشید شرما	۲۰۰ روپے
۷۲	مسعودہ عزیز حسن خان پور	۳۰۰ روپے
۷۳	امۃ البصیر بشریٰ اہلیہ سید مقصود بخاری کراچی	۲۰۰ روپے
۷۴	نسیم بیگم چوہدری ضیاء الدین رحمان ملز کراچی	۳۰۰ روپے
۷۵	امۃ العزیز اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب کراچی	۳۰۰ روپے
۷۶	رفعت محمد جمیل چغتائی کراچی	۳۰۰ روپے
۷۷	انیسہ محمود چھانگا مانگا	۲۰۰ روپے
۷۸	رضیہ بیگم عبدالصمد یادگیر۔	۲۰۰ روپے
۷۹	خان زادی اہلیہ عبدالحمید خان دارالنصر ربوہ	۲۵۰ روپے
۸۰	دھنیال بیگم صاحبہ ربوہ	۲۵۰ روپے
۸۱	صالحہ بی بی کوٹ ادو	۳۰۰ روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کی اخبار نویسوں سے بات چیت

راولپنڈی ۱۳ فروری۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ میں گول میز کانفرنس میں یا اس کے باہر ہر اس شخص سے ملاقات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو ملک میں حالات معمول پر لانے میں مدد دے سکے انہوں نے کہا کہ جمہوری مجلس عمل کے سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خان نہایت معقول آدمی ہیں اور وہ خلوص دل سے چاہتے ہیں کہ بات چیت ہو۔ صدر ایوب لاہور سے پہنچنے کے بعد چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔

پولیس کے تشدد کی تحقیقات کے لئے ٹربیونل کا قیام

لاہور ۱۳ فروری۔ مغربی پاکستان میں حالیہ ہنگاموں کے دوران طلباء پر پولیس کی زیادتیوں کی تحقیقات کرانے کے لئے صوبائی حکومت نے ایک ٹربیونل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس ٹربیونل کے سربراہ ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج ہوں گے۔ اس کا دائرہ کار پورے صوبہ میں ہوگا۔ اور یہ پورے صوبہ میں پولیس کی زیادتیوں کے خلاف تحقیقات کرے گا۔

لاہور میں کل ایک سرکاری پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج پر مشتمل ایک سلنڈنگ ٹربیونل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پریس نوٹ کے مطابق یہ ٹربیونل امن و امان قائم رکھنے والے اداروں کی جانب سے حالیہ ہنگاموں کے دوران مبینہ طور پر طاقت کے بے جا استعمال کی تحقیقات کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پورا صوبہ ٹربیونل کے دائرہ اختیار میں ہوگا۔

واضح رہے کہ طلباء اور سیاسی جماعتیں ایک عرصہ سے مطالبہ کر رہی تھیں کہ حالیہ ہنگاموں کے دوران پولیس نے طلباء پر جو تشدد کیا۔ اس کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ حکومت نے یہ ٹربیونل اسی مطالبہ کے پیش نظر قائم کیا ہے۔

رٹ درخواست واپس لینے کی اجازت دیدی گئی

راولپنڈی ۱۳ فروری۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سپیشل بنچ نے کل بیگم نصرت بھٹو کو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظر بندی کے خلاف رٹ درخواست واپس لینے کی اجازت دے دی۔ بنچ مسٹر جسٹس مشتاق حسین اور مسٹر جسٹس محمد گل پر مشتمل تھا۔ بنچ نے استدعا منظور کرتے ہوئے کہا کہ اب اس رٹ درخواست پر کارروائی ختم کی جاتی ہے۔

طلباء اور پولیس کے درمیان تصادم

لاہور ۱۳ فروری۔ آج لاہور میں طلباء کی پولیس کے ساتھ جھڑپ ہوئی جس میں پولیس پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور پولیس نے طلباء پر لاٹھی چارج کیا۔ باغبان پورہ میں طلباء اور ایک گروہ کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس کے بعد سبزی منڈی کو بعد سبزی منڈی کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔ مختلف مقامات پر پتھراؤ کی وجہ سے ۲۹ افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں نو طالب علم، تین سکول ماسٹر، سات پولیس کے ملازم اور چھ افراد ہیں۔ دھرم پورہ کے قریب مظاہرین نے ریل گاڑی کو روک کر پتھراؤ کیا اور اس کے تمام شیشے چکنا چور کر ڈالے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں آج طلباء دن بھر جلوس نکالتے رہے خاص طور پر شاہراہ قائد اعظم پر جلوس کا سلسلہ ۸½ بجے سے ۲½ بجے تک رہا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ممانی اہلیہ میاں محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور حق۔ ۱۱ رحمن بلڈنگ مغلپورہ لاہور)

۲۔ میرے بھائی عبدالشکور صاحب جو پاکستان نیوی میں ہیں آج کل بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ (مبارکہ کھاریاں)

دعائے مغفرت

میرا خالہ زاد بھائی عزیزم عامر محمود طاہر ابن جناب گل شیر خان نائب امیر جماعت احمدیہ جوہر آباد (جہلم) مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۹ء رضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت بچے کے والدین اور دیگر لواحقین کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (انتظار حسین "الفضل" ربوہ)

اسلامی تعلیم کے دُنیا میں غالب آنے کی قرآنی پیشگوئی اور اُس کا مہتم بالشّان ظہور

سَاری دُنیا توحید کو اپنا رہی ہے حتّٰی کہ مشرک قومیں بھی توحید کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتیں

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر مذہب والوں کے لئے کوئی نہ کوئی دین چاہئیے۔ پس تیرے دین کے متعلق تیرے دشمنوں کے پاس جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان کو تو یہ دیکھنا چاہئیے کہ تیرا دین اپنے رب کی طرف بلاتا ہے یا نہیں اور لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھاتا ہے یا نہیں اگر وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور صاف طور پر کہتا ہے کہ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا (حج ع ۵) اے لوگو! تمہارا معبود ایک ہی ہے اُسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور وہ انہیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ہر نماز میں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا تو پھر ان کی دشمنی محض ان کی کینہ توزی پر دلالت کرتی ہے ورنہ جو شخص خدائے واحد کی طرف بلائے اور لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرے۔ اس سے جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اس سے جھگڑا اُسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب خدا تعالیٰ کے وجود کا ہی انکار کیا جائے یا یہ ثابت کیا جائے کہ صراطِ مستقیم کے بغیر بھی انسان اپنے مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی ہستی تسلیم کئے بغیر کوئی دین دین ہی نہیں کہلا سکتا اور صراطِ مستقیم پر چلنے کے بغیر کسی کامیابی کا حصول ہی ممکن نہیں تو دشمنوں کی لڑائی یہ تو ثابت کر سکتی ہے کہ ان کے دل بغض و حسد کی آگ سے جل رہے ہیں مگر یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ وہ کسی معقولیت کی بناء پر لڑائی کر رہے ہیں۔

اس آیت میں اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ فرما کر اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرما دی ہے کہ دُنیا خواہ کس قدر مخالفت کرے آخری تعلیم دُنیا میں غالب آئے گی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش فرما رہے ہیں۔ اور تمام مذاہب کے جھنڈے ایک دن اسلامی جھنڈے کے مقابل میں سرنگوں ہو جائیں گے چنانچہ دیکھ لو جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ توحید کو پیش کیا اس وقت دُنیا کی کیا کیفیت تھی۔ عیسائی تین خداؤں کے قائل تھے زرتشتی نور اور ظلمت کے الگ الگ دیوتا قرار دیتے تھے، مجوسی آگ کی پرستش کرتے تھے۔ بتوں کے پجاری لات و مناۃ کو اپنا خدا قرار دے رہے تھے اور تمام دُنیا شرک سے بھری ہوئی تھی۔ مگر آج اسلام کی پیش کردہ توحید دُنیا پر اس قدر غالب آ چکی ہے کہ عیسائی بھی اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں اور بتوں کے پجاری بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تو ایک ہی ہے یہ بُت محض ایک واسطہ ہیں جن کے ذریعہ الٰہی دربار تک پہنچا جاتا ہے حالانکہ جب اسلام نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ خدا ایک ہے تو اس وقت مکہ کے لوگوں کو اس دعویٰ پر اس قدر حیرت ہوئی تھی کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ع ۱) یعنی کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ایک معبود بنا دیا ہے یہ تو بڑی عجیب بات ہے جو کبھی سنی نہیں گئی گویا انہوں نے یہ سمجھا کہ معبود تو کئی ہیں مگر یہ شخص جو ایک خدا کہتا ہے تو شائد اس نے سب معبودوں کو کاٹ کاٹ کر ایک معبود بنا دیا ہے۔ مگر اب ساری دُنیا اسلامی توحید کو اپنا رہی ہے اور مشرک قومیں بھی شرک کرنے کے باوجود توحید کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتیں۔"

تفسیر کبیر سورۃ حج
ص ۸۲، ۸۳

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی عمارت میں ابھی تک جراحی کے مریضوں کے لئے کوئی وارڈ نہیں اب چونکہ کچھ اپریشن ہونے شروع ہو گئے ہیں لہذا جراحی کے وارڈ کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ جراحی کے وارڈ کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایاجات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عطایاجات صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بمد تعمیر ہسپتال جمع کروا دئیے جائیں یا اگر بذریعہ چیک بھجوانے مقصود ہوں تو ہسپتال کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ضرورت ہے!

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنے علاقہ کے امیر کی سفارش کے ساتھ درج ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

۱۔ لیکچرار انگریزی۔ تعلیم۔ کم از کم ایم اے انگلش۔ تجربہ کار یا ریٹائرڈ دوست کو ترجیح دی جائیگی گریڈ ۲۸۰-۱۵-۵۰۰ تجربہ کا لحاظ رکھتے ہوئے تنخواہ مقرر کی جائے گی۔

۲۔ کلرک اور کیشیئر: تعلیم میٹرک۔ ٹائپ اور اکاؤنٹس جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ امیدوار اگر اسی علاقہ کا ہو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۰۰-۱۰-۱۵۰ ہو گا۔

کالج میں پراویڈنٹ فنڈ کی سہولت ہو گی لیکچرار کے لئے رہائشی مکان بھی ہو گا۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء ہے۔

محمد عبد اللہ مہار مینیجر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں
بواسطہ مددملی ضلع سیالکوٹ

راجہ محمود امجد خان صاحب جنجوعہ (سرگودھا) وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم راجہ محمود امجد خان صاحب جنجوعہ ۹ فروری کو دن کے بارہ اور ایک بجے کے درمیان فضل الٰہی ہسپتال سرگودھا میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ گذشتہ چند ماہ سے بیمار تھے درمیان میں آپ کی حالت تسلی بخش حد تک بہتر ہو گئی تھی اور آپ ہسپتال سے گھر چلے گئے تھے مگر ایک ہفتہ قبل طبیعت یکایک پھر خراب ہو گئی اور آپ کو دوبارہ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے ۱۰ فروری کو آپ کا جنازہ بذریعہ بس ربوہ لایا گیا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مغرب کی نماز کے بعد آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا تدفین کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

جنجوعہ صاحب مرحوم محترم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب (حال سرگودھا) کے چچا زاد بھائی تھے۔ بہت مخیر اور فیاض ہونے کے علاوہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ کا آبائی وطن ڈنگہ ضلع گجرات ہے۔ گورنمنٹ کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد طویل عرصہ تک سرگودھا میں پریکٹس کرتے رہے۔ آپ نے چار بیٹے چار بیٹیاں اور ان کی اولاد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے بڑے صاحبزادے میجر جنرل افتخار احمد جنجوعہ ہیں جنہوں نے ۶۵ء میں رن کچھ کے محاذ پر کمال بہادری اور انتہائی جرأت مندی کا مظاہرہ کرنے کے صلہ میں حکومت کی طرف سے ہلال جرأت کا اعزاز حاصل کیا تھا وفات کے وقت آپ کے یہ فرزند پاکستان سے باہر تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے مجھے آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔